



صدر ڈوائٹ ڈی آئزن ہادر نے اکتوبر ۱۹۵۸ء میں نیشنل ایرو نوٹس اینڈ اپسیں ایجنٹی (ناسا) قائم کی۔ بیرونی خلا کا کشف میں سو ویت یونین سے کچھر جانے کے امریکی خوف کے عمل میں ناسا کا قائم عمل میں آیا۔ ناسا سے پہلے یہ ادارہ خلابازوں کے لئے قومی مشاورتی کمیٹی کھلاتا تھا، جس سے وابستہ ۸۰۰۰ کارکنوں اور مشنوں کو ناسانے اپنے یہاں جذب کر لیا۔ اس نئی ایجنٹی کو غرفوںی انونوں، سیار چاہ اور رو بوٹ خلائی پروگرام کی ذمہ داری سوتی گئی۔ اس وقت ناسا کا سالانہ بجٹ ۱۰۰ ملین ڈالر کا تھا۔ ۷ میں اس ادارے کے کام کا ج کی لائست ۱۱۵۰ ارب ڈالر ہے۔

EARTH SATELLITE which used sun-powered batteries in its equipment is shown to Mr. Morarji Desai by T. H. Miller, Exhibit Manager.

HOUSED in three huge cylinders down at the Frenchish Ketta grounds on Mathura Road, New Delhi, the U.S. Small Industries Exhibit dramatically demonstrates "For the

new to the Indian economy in its portability."

Besides the one-man lathe there is a sheet metal shop demonstration with hand-operated equipment for

۱۰ ستمبر ۱۹۵۸ کوئی ولی کے فیروز شاہ کو تله میدان میں چھوٹی امریکی صنعتوں کی نمائش لگائی گئی جس میں ہندوستانی تکنیکی ماہرین نے امریکی ایمپیکٹ گرینڈروں پر ہاتھ صاف کیا۔ ان مشینوں کے ذریعہ مشین کو بآسانی کاتا جا سکتا تھا۔ ہیرے سے اور اسپینگ میٹل سے مشین کا کاشنا جتنا آسان تھا اس سے زیادہ آسان ان مشینوں سے مشین کا تھا۔ امریکی میونیپلکرروں اور حکومت امریکہ نے مل کر اس نمائش کا اپتکام کیا تھا۔ نمائش ایک میئنے کی تھی، جس میں چھوٹے کاروبار کے لئے نئی مشینوں کی اقتصادی اہمیت کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے اس وقت کے سفیر امریکہ برائے ہند ایمس ورکنگ نے کہا "ہم لوگوں نے امریکہ میں اس سچائی کو جان لیا ہے کہ چھوٹے کاروبار اقتصادی اور سماجی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔" انہوں نے وزیراعظم جواہر لال نہرو کے اس یقین کو اجاگر کیا کہ ہندوستان کے چالیس کروڑ عوام میں بہت سے لوگوں کو بڑی صنعتوں کے بجائے چھوٹے اور دبیکی کاروبار میں شمار آور روزگار ملتا ہے۔

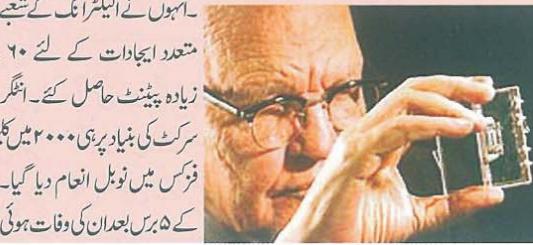
# پہلے ۵ سال

ہندوستانی اور امریکی ۱۹۵۸ء کیا کر رہے تھے؟

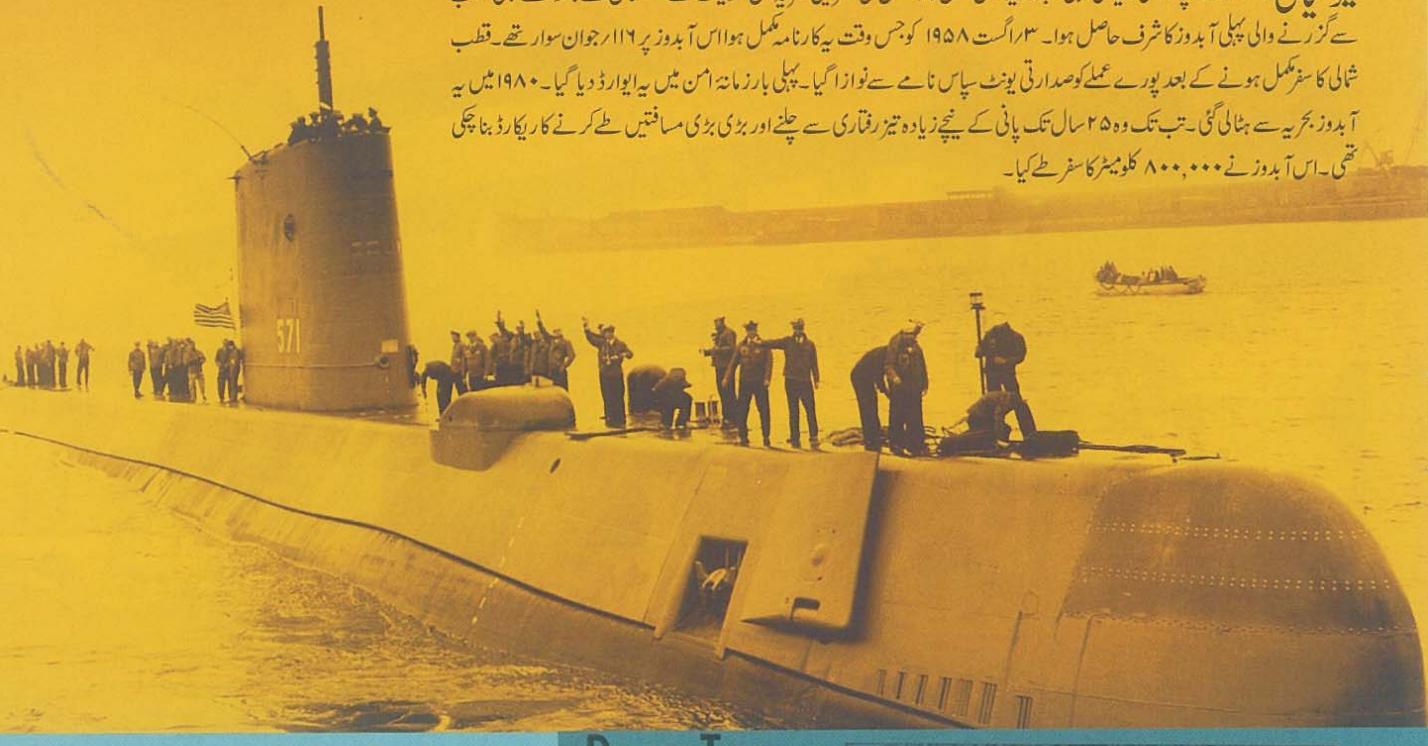
رچا ورما

۱۹۵۸ کو الساکا امریکہ کی ۴۳۹ ویں ریاست بنا۔ الساکا اسٹیٹ ہڈا یکٹ کو امریکی کا نگریں نے ۳۰ ارجون کو منوری دے دی تھی۔ آئزن ہادر (بائیں) الساکا کے گورنمنٹ اسٹیٹ وچ کے ساتھ دوسرے دن کے مقبول اخبار کی شہ سرفی اٹھائے ہوئے نظر آئے۔ اس کے سب سے بڑی ریاست بننے کا عمل ۷۲ میں شروع ہوا جس وقت وزیر خزانہ و علمی سیورڈ نے صدر اعظم یو جانسون کو ۲.۷ ملین ڈالر میں روس سے ۵.۳ ملین مربع کلومیٹر کا رقبہ خریدنے کے لئے رضامند کر لیا۔ ناقدین نے اس خریداری پر یہ کہتے ہوئے تقدیکی کہ اس پر بہت بڑی رقم خرچ کر دی گئی ہے۔ کسی نے الساکا کو "سیورڈ کا آنس بسکس" کہا، کسی نے جانس کا "قطی پیرگارڈن" نام دیا۔ ۱۸۹۰ کی دہائی کے آخری برسوں میں الساکا میں سونے کی دریافت نے امریکی ملکیت کے طور پر اس کی قدر بڑھا دی اور اسی کے ساتھ اس کی آبادی میں اضافہ ہوتا گیا۔

۱۹۵۸ کے موسم گرما میں امریکی ایکٹریکل انجینئر جیک کلبی نے انگریزی سرکٹ ایجاد کیا جو کہ آج کی عالمی تکنیکوں کی دنیا کی صلیکی ہے۔ پرش کپیروں سے بیل فون نک کہر پیز میں ڈائٹا کی پروسیٹنگ اور یادداشت محفوظ رکھنے میں بیکی مانگرہ چپ استعمال ہوتی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران کلبی نے امریکی آرمی میں شمولیت اختیار کی تھی۔ وہ ہندوستان میں تینیں تھے اور شش مشرق میں فون کی ایک چوکی پریڈیو یوکی مرمت کرتے تھے جنگ ختم ہونے کے بعد انہوں نے یونیورسٹی کی اپنی تعلیم کمل کی اور تکساس انسٹریومنٹس سے وابستہ ہو گئے۔ جہاں ان کے ذہن میں انگریزی سرکٹ کا انقلاب افریقی تصویر پیدا ہوا۔ انہوں نے ایکٹریکل کے شعبے میں متعدد ایجادات کے لئے ۶۰ سے زیادہ پینٹنٹ حصہ حاصل کئے۔ انگریزی سرکٹ کی بنیاد پر ہی ۲۰۰۰ میں کلبی کو فرکس میں نوبل انعام دیا گیا۔ اس کے ۵ برس بعد ان کی وفات ہوئی۔



نیوکلیئی طاقت سے چلنے والی دنیا کی پہلی آبادوڑ یو ایس ایس ناٹلیس کی امریکی بحریہ میں شمولیت کے ۲ سال کے بعد اسے شامل قطب سے گزرنے والی آبادوڑ کا شرف حاصل ہوا۔ ۳ اگست ۱۹۵۸ کو جس وقت یہ کارنامہ تکمیل ہوا اس آبادوڑ پر ۱۱۶ رجوان سوار تھے۔ قطب شامل کا سفر تکمیل ہونے کے بعد پورے عملے کو صدارتی یونٹ سپاس نامے سے نواز گیا۔ پہلی بار زمانہ ۱۰ میں یہ ای ایورڈ یا گیا۔ ۱۹۸۰ میں یہ آبادوڑ بحریہ سے ہٹالی گئی۔ تب تک وہ ۲۵ سال تک پانی کے نیچے زیادہ تیز رفتاری سے چلنے اور بڑی بڑی مسافتیں طے کرنے کا ریکارڈ بنا چکی۔ اس آبادوڑ نے ۸۰۰,۰۰۰ کلومیٹر کا سفر طے کیا۔

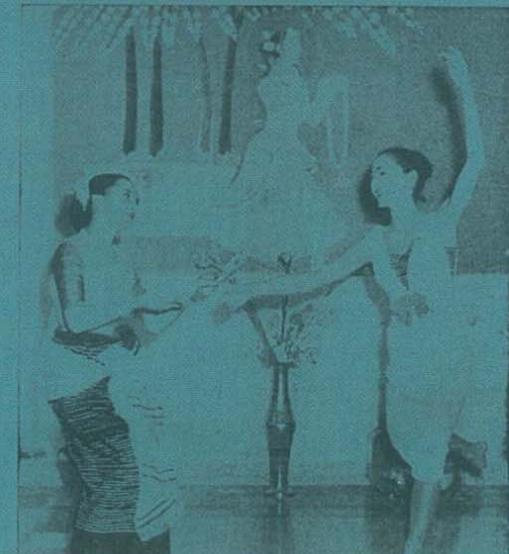


## Drama Troupe From U.S. Visits India

WHEN the curtain rises next week on Eugene O'Neill's *Beyond the Horizon*, theatre-goers in New Delhi will be looking at the first American amateur dramatic troupe ever to visit India.

The players are the Wayne State University team from Detroit, and the O'Neill Pulitzer Prize-winning corner on March 4 at Fine Arts Theatre will be followed the next night by the Sophocles' *Oedipus Rex*. The programme for March 6 will consist of three one-act plays: *Home*, *The Selected Young Ladies*, O'Neill's *Where the Cross Is Made* and *Pelleas et Melisande* by Thornton Wilder.

Arriving last Friday, the youthful group, comprising 13 students and three faculty members, had a busy schedule. The visitors have witnessed the performances of Marans Goring's group, a professional British theatre group currently performing here, attended a reception accorded by Bharatiya Jatra Sangh, and watched a



U.S.  
Prai  
Jour

By  
ONE of t  
in to int  
man. The  
difficult if  
together.  
India.

At 7 set  
fine mornin  
checked th  
was to add  
can be hap  
days in th  
Madison,  
Isaacs, man  
ville (Ken  
here only t  
to India.

I suppose  
cal Ameri  
willing to  
rice chang  
the pen.

Plunging  
the areas o  
American  
that securi  
press on no

امریکی مجسم ساز میک ایم. گرین نے وزیر اعظم ہند کے ساتھ دونشتوں کے دوران مہماں فل برائٹ اسکار کے طور پر ۱۹۵۸ میں جواہر لال نہرو کے دوختے ہیا۔ گرین اس وقت دراں کے ولی ایم سی اے کا چیخ میں فریکل ایکو یونیورسٹی کے پیغمبار کے طور پر کام کر رہے تھے۔ گرین کا بنا یا ہواتا نے کا ایک مجسم اکتوبر ۱۹۵۸ میں سفیر امریکہ برائے ہند ایس ور تھے بنر نے نہرو کو پیش کیا۔ مجسم پیش کرتے وقت بنکر نے اپنی تقریر میں کہا کہ ”اس مجسم کو بنانے میں مجسم ساز نے جس الہت اور محنت کا مظاہرہ کیا ہے اور اس کی مدد کو کامیاب بنانے میں آپ نے جو وضاحتی دکھائی ہے یہ دونوں چیزیں دونوں ملکوں کے درمیان دوستی اور نیک احسانات کا مظاہرہ کرتی ہیں۔“

بنکر (دائیں) اور گرین (مرکز) میں نے گرینیاٹ میں میا ہوا دوسرا مجسم فل برائٹ تعلیمی تبادلہ پروگرام کے بانی، منیشن بے ویلمی فل برائٹ (دائیں) کو ان کے دورہ نئی دہلی کے دوران پیش کیا۔

